حاجی کے لیے طلوعِ فجر سے پہلے ہی مزدلفہ سے نکل جانے اور رمی کرنے کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9295

تاریخ اجراء: 14 رمضان المبارک 1446ھ / 15 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دس سال پہلے حج میں ہم چند افراد مزدلفہ سے رات میں ہی نکل گئے اور فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی شیطان کو کنکریاں بھی ماریں اور پھر حرم شریف طواف کے لئے چلے گئے اور پھر بقیہ معاملات کے بعد احرام کھول دیا، اس وقت مسئلہ کا علم نہیں تھا اور بعد میں یہ کنکریاں دوبارہ بھی نہیں ماریں، تو اب ان سب افراد کے لے کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ افراد کا طلوع فجر سے پہلے ہی مزدلفہ سے چلے جانا اور پھر طلوع فجر سے پہلے ہی رمی کرنا، جائز نہیں تھا، اس پر انہیں توبہ کرنا لازم ہے اور ساتھ ہی ان افراد میں سے ہر ایک فرد پر دو (2) دم دینا بھی لازم ہے، کیونکہ دسویں ذوالحج کی فجر کا وقت ہونے سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کم از کم ایک لمحہ کے لئے مزدلفہ میں ہونا واجب ہے اور بلا عذر اس واجب کو ترک کرنے سے دم لازم ہو جاتا ہے اور پوچھی گئی صورت میں چونکہ یہ افراد فجر کے وقت سے پہلے ہی مزدلفہ سے روانہ ہو گئے تو انہوں نے وقوف مزدلفہ کا واجب ترک کر دیا، جس وجہ سے ان پر پہلا دم لازم ہو گیا۔

اور اس کے بعد انہوں نے فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی رمی کر لی، جبکہ رمی کا وقت ابھی شروع ہی نہیں ہوا تھا کہ رمی کا وقت طلوع فجر کے بعد سے شروع ہوتا ہے، تو اس وجہ سے ان کی رمی صحیح نہیں ہوئی، ان پر فجر کے بعد رمی کرنا بدستور باقی تھا، لیکن اس کے بعد ایام رمی میں رمی کئے بغیر ہی وطن واپس آ گئے، تو اس طرح رمی کے ترک ہونے کی وجہ سے ان پر دوسرا دم بھی لازم ہو گیا۔

یاد رہے کہ دم کی ادائیگی حرم میں ہی کرنا ضروری ہے، غیر حرم میں نہیں ہو سکتی، البتہ وطن واپس لوٹنے کی صورت میں واپس حرم میں جا کر ہی دم میں قربانی کرنا ضروری نہیں یہ اپنے وطن سے بکری یا اس کی قیمت حرم میں بھیج دیں تا کہ وہاں ان کی طرف سے قربانی کر دی جائے تو اس طرح ان کا دم ادا ہو جائے گا۔

مزدلفہ میں دسویں کی فجر کا وقت ہونے سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کم از کم ایک لمحہ کے لئے مزدلفہ میں ہونا واجب ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "ثم وقت الوقوف فیھا من حین طلوع الفجر الی ان یسفر جدا فاذا طلعت الشمس خرج وقتہ ولو وقف فیھا فی ھذا الوقت او مربھا جاز" ترجمہ: مزدلفہ میں وقوف کا وقت طلوع فجر سے لے کر دن کے خوب روشن ہونے تک ہے اور جب سورج طلوع ہو جائے گا تو مزدلفہ میں وقوف کا وقت ختم ہو جائے گا اور اگر اس وقت میں مزدلفہ کا وقوف کیا یا یہاں سے گزرا تو یہ جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ج 1، ص 230، مطبوعہ المطبعۃ الکبری الأمیریۃ)

اور اگر وقوف عرفہ کو ترک کیا تو دم لازم ہو گا جیسا کہ شرح لباب المناسک میں ہے: "(لو ترک الوقوف بالمزدلفۃ) أی فی فجر یوم النحر (بلا عذر لزمہ دم)" ترجمہ: اگر قربانی کے دن کی فجر میں مزدلفہ کے وقوف کو بلا عذر ترک کیا تو دم لازم ہو گا۔ (شرح لباب المناسک، فصل فی الجنایات في الوقوف بالمزدلفۃ، ص 505)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دَم دے۔" (بہار شریعت، حصہ 6، ص 1178، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دسویں ذوالحج کو حاجی کا طلوع فجر سے پہلے رمی کرنا درست نہیں جیسا کہ رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے: واللفظ للثانی "ولو رمی قبل طلوع الفجر لم یصح اتفاقاً" ترجمہ: فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اگر طلوع فجر سے پہلے رمی کر لی تو یہ صحیح نہیں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج 1، ص 233، مطبوعہ المطبعۃ الکبری الأمیریۃ)

اگر دسویں ذوالحج کو فجر سے پہلے رمی کر لی تو یہ جائز نہیں، اگر کر لی تو بھی یہ رمی شمار نہیں ہو گی، رمی کے وقت میں دوبارہ رمی کرنا لازم ہو گا اور اگر دوبارہ رمی نہ کی تو دم لازم ہو گا اس بارے میں شرح معانی الاثار میں ہے: "لا یجوز لأحد أن یرمیھا قبل طلوع الفجر، ومن رماھا قبل طلوع الفجر، فھو في حکم من لم یرم، وعلیہ أن یعید الرمي في وقت الرمي، فإن لم یفعل، کان علیہ لذلك دم" ترجمہ: طلوع فجر سے پہلے رمی کرنا کسی کے لئے جائز نہیں اور جس نے طلوع فجر سے پہلے رمی کر لی تو یہ رمی نہ کرنے والے ہی کی طرح ہے، اس پر رمی کے وقت

میں دوبارہ رمی کرنا لازم ہے اور اگر دوبارہ رمی نہ کی تو اس پر دم دینا لازم ہے۔(شرح معاني الاثار، ج2، ص218، مطبوعه عالم الكتب)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"کسی دن بھی رَمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارھویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رَمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے" (بہار شریعت، حصہ 6، ص1178، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دم کی قربانی کا حرم میں ہونا ضروری ہے جیسا کہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں "کفارہ کی قربانی یا قارن و متمتع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی۔(فتاوی رضویہ، ج10، ص762، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "جو شخص حرم سے واپس لوٹ آیا اور اس پر دم لازم تھا" اس کے بارے میں فرماتے ہیں "بکری یا اُس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 6، ص1176، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم